کڑی کہانی

بے سُرا ڈھونڈو

ایک پنج تنتر کہانی



قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

پیش لفظ

ہندستان کے کثیر لسانی منظر نامے میں ملکی سطح پر ایک زبان وجود میں آرہی ہے جو صحیح معنوں میں ہندستان کی Diversity کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس زبان میں اردو، ہندی اور انگریزی لفظوں کی ملاوٹ ہے۔ ملک گیر کردار ہونے کے ناطے اس زبان کے دوسری صوبائی زبانوں کے ساتھ رشتے بنتے جارہے ہیں۔ ہندستان میں یہ لسانی Conversion نئے بھارت کی تعمیر کے لئے ضروری ہے۔ زبانوں کے اس قدرتی عمل کا ہمیں سواگت کرنا چاہئے۔ گلزار صاحب نے ایک بڑی اچھی بات کہی ہے کہ الفاظ کی آوازوں اور آہنگوں سے شناسائی ضروری ہے کیونکہ ان کے بغیر الفاظ کے معانی غلط ہوجاتے ہیں۔ مثال کے طور پر 'ماں دوا کھانے گئی ہے' اور 'ماں دواخانے گئی ہے' دوالگ الگ باتیں ہیں۔ 'دوا کھانے' اور 'دواخانے' کے معنی بالکل الگ الگ ہیں۔

ہندستان میں آہستہ آہستہ پیدا ہورہی اس زبان میں اردو کا کردار اس Link کا ہے جس کے بغیر اس کا وجود ممکن ہی نہیں تھا۔ انسانی وسائل وترقی کے مرکزی وزیر ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی کے مطابق 'اردو، ہندی کے ماتھے پر تلک ہے'۔ زبانوں کے اس Conversion کے عمل میں تلفظ کی اہمیت بڑھ جاتی ہے تاہم یہ بھی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اس عمل کے ذریعے نئی ابھرتی ہوئی زبان میں مختلف زبانوں کے جو الفاظ شامل ہورہے ہیں ان کا صحیح تلفظ برقرار رکھنا ممکن ہی نہیں ہے۔ لیکن اس کا قطعی یہ مطلب نہیں ہے کہ ان الفاظ کے صحیح ادائیگی پر زور نہیں دیا جانا چاہئے۔ اسی لئے گلزار صاحب کی یہ کتاب کونسل کے ذریعے چلائے جارہے یک سالہ ''ڈپلومہ کورس ان اردو لینگویج'' کے لئے منتخب کی گئی ہے جس کے لئے کونسل ان کی ممنون ہے۔ یہ کتاب بمع کیسٹ اس کورس میں داخلہ لینے والوں کو کورس کی دوسری کتابوں کے ساتھ فراہم کی جائے گی۔

امید ہے کہ یہ کتاب اردو سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرے گی۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ
(ڈائرکٹر)
قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

Besura Dhondu
ISBN : 81-8190-002-2
Produced for :
National Council for Promotion of Urdu Language, New Delhi
by
Karadi Tales Company Pvt. Ltd., P.O. Box 8732, Adyar, Chennai 600 020, India.
Email : karadi2000@vsnl.com Website : **www.karaditales.com.**

بے سُرا ڈھونڈو

تحریر، نغمہ و مکالمہ	:	گلزار
ہدایت	:	شوبھا وشوناتھ
معاون کار	:	پرتبھا جین
تصویر	:	شری وِدّیا نٹراجن
سنگیت	:	تھری بردرس اینڈ آ وائکن

اس کہانی کا نام ہے، ''بے سُرا ڈھونڈو''۔
کرڑی بھالو کے ساتھ اسے پڑھیں؟
جب اس کی چھڑی بجے گی تو پنّا پلٹ لینا۔ چھڑی یوں بجے گی،
''ٹک ٹڑک''
شروع کریں؟

''ٹک ٹڑک''

جب بہار آتی ہے تو ہر طرف رنگ ایسے بکھر جاتے ہیں جیسے پچکاری سے کسی نے ہولی کھیلی ہو۔ خوشبو سے جنگل مہک اٹھتا ہے اور جھومنے لگتا ہے۔ ہوا پھولوں کو چھیڑتی ہوئی چلتی ہے، مور بنا گھونگھرو کے ناچنے لگتا ہے۔ کتنا خوبصورت ہے یہ موسم بسنت کا! بے وجہ خوش خوش رہتا ہوں۔

چھ مہینے کی نیند سے جب کوئل کی کوک جگاتی ہے مجھے تو ہرا بھرا جنگل دیکھ کر آنکھیں خوش ہو جاتی ہیں۔ یاد ہے نا، میں کرڑی بھالو ہوں۔ چھ مہینے سوتا ہوں، چھ مہینے جاگتا ہوں۔

شبنمی سی ہوا ہے اُڑ کے دیکھیں تو کیا ہے
سبزہ بہنے لگا ہے
شاید آئی ہے بہار
کل پرسوں سے پیلی پیلی سرسوں پھول رہی ہے
بات بات پے پنکھ پسارے بلبل جھول رہی ہے
سر پے چڑھ کے پام کے پتّے ہاتھ ہلاتے ہیں
کوئی مہماں ہوگا شاید پاس بلاتے ہیں
پھر آموں پر بور آیا ہے ناچنے مور آیا ہے
پھول سجے ہیں گھر میں رہنے کوئی اور آیا ہے

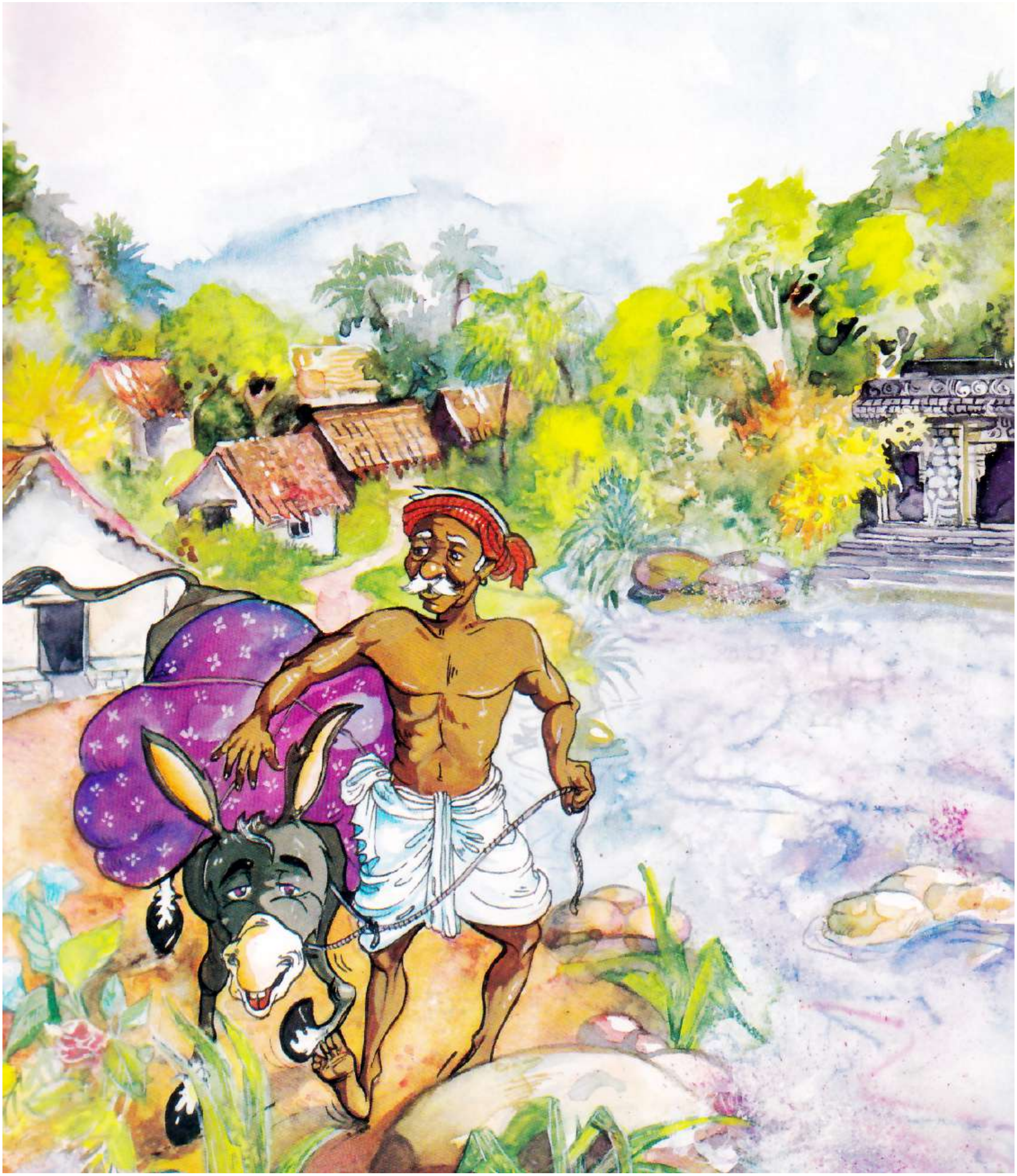


ڈھونڈو گاؤں کے دھوبی کے یہاں کام کرتا تھا۔ سارا دن کپڑوں کا بوجھ ڈھوتا، گھر سے گھاٹ اور گھاٹ سے گھر تک۔ رات کا چارا ختم کر کے کچھ دیر باغ کی طرف ٹہلنے نکل جاتا۔ تنہائی میں کچھ گُن گُنا لیتا اور واپس لوٹ آیا کرتا۔

بڑا رومانی گدھا تھا ڈھونڈو! جوانی میں بڑے خوبصورت بال تھے اس کے جسم پر، کچھ بھورے، کچھ سلیٹی رنگ کے، گردن پر گھنے اور کالے اور لمبے۔ جب جوان تھا تو چمڑا ابھی چبا جاتا تھا، لیکن عمر نے کچھ دانت گرادیے اور کہیں کہیں سے پیٹھ کے بال بھی اُڑادیے۔ لیکن گانے کا شوق ابھی تک کم نہیں ہوا۔ اونچی سپتک پر اب نہیں گا سکتا، کھانسی آنے لگتی ہے بے چارے کو، پھر بھی انتظار میں رہتا ہے کب دھوبی کا کام ختم ہو اور کوئی غزل، ٹھمری گن گنانے کے لئے وہ باہر چلا جایا کرے۔

ایسے ہی ایک بار شعر گُن گُناتے ہوئے پیٹھ کا بوجھ لڑھک گیا تھا تو دھوبی بہت ناراض ہوا۔ ''کھا کھا کے موٹا مُسٹنڈا ہو گیا ہے، چُپ چاپ نہیں چلا جاتا تجھ سے، بے سُرے! لگاتا ہوں کان کے نیچے ابھی دو ٹھونک!'' ڈھونڈو نے کان دبا کے برداشت کرلیا۔ کہنا چاہتا تھا، ''بے سُرے تو تم ہو سیٹھ! جانتے نہیں سات سُروں میں دو سُر ہمارے نام کے بھی ہیں، گا اور دھا، گاندھار اور دھیوت۔''

لیکن دھوبی کی چھڑی دیکھ کر چُپ چاپ گھاٹ کی طرف چلتا رہا اور سوچ لیا؟ ''کھا پی کر آج رات باہر کہیں نکل جاؤں گا اور پیٹ بھر کے گاؤں گا۔''



باہر کبھی کبھی اسے جھونو بھی مل جایا کرتا تھا۔ جھونو اس کا ایک دوست تھا، جھونو گیدڑ۔

دونوں ٹہلتے ٹہلتے رات گزار دیا کرتے تھے۔

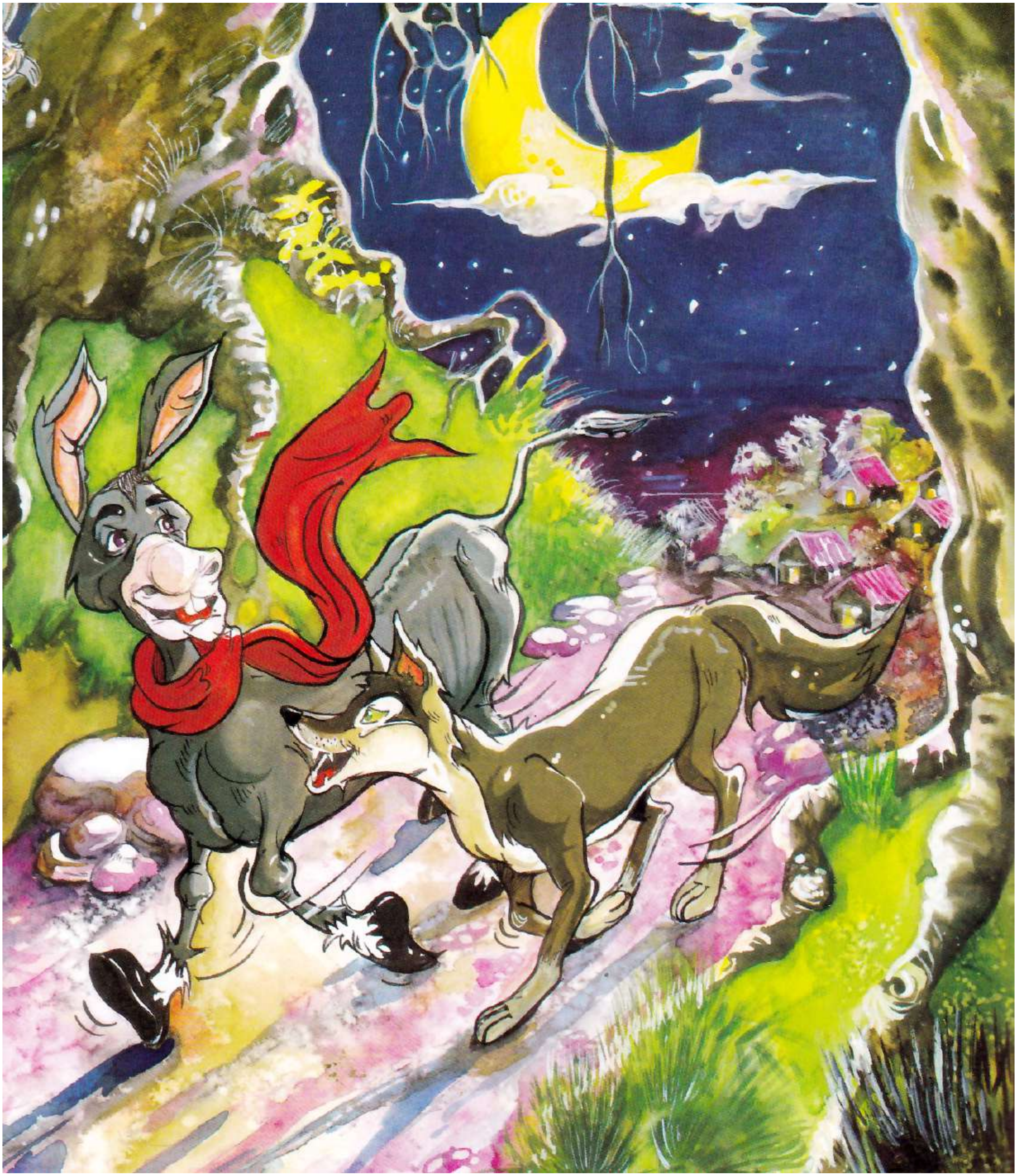
ایسے ہی ایک رات جب جھونو ملا اسے تو اس نے پوچھا،

''کہو ڈھونڈو، آج کس طرف جائیں سیر کے لئے؟''

ڈھونڈو بولا، ''یار جھونو! سنا ہے گاؤں کنارے کسی نے کھیت میں کھیرے بوئے ہیں۔

مدّت ہوئی کھیرے کھائے۔ کچھ خبر ہے کس طرف ہے؟''

''گھبراتے کیوں ہو؟ ڈھونڈھ لیں گے۔''



بس نکل پڑے دونوں اور ڈھونڈ ھنے میں کوئی دیر بھی نہیں لگی۔
جھونو نے دور ہی سے سونگھ لیا۔ لپک کے پہنچ گئے۔ اور ڈھونڈو نے جو دیکھا تو بس... آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کھیرے ہی کھیرے ہر طرف، دور تک ______ چھوٹے، بڑے، پتلے، لمبے، موٹے اور سب رس بھرے۔

آہ! مزہ آ گیا! اس کے منھ میں پانی آ گیا۔

جھونو نے تو فوراً منھ مار لیا لیکن ڈھونڈو مارے حیرت کے دیکھتا ہی رہا۔ جھونو نے بیچ میں کھونچا دیا اور یاد کرایا، ''ڈھونڈو! جلدی کرو۔ کھاؤ اور کھسکو۔''

دیکھتے دیکھتے کھیت کا ایک ٹکڑا صاف ہو گیا۔

ڈھونڈو نے ایک بڑا سا ڈکار لیا۔
جھونو مانسا ہاری تھا۔ بولا، ''چل یار! گھاس پھوس میں کوئی مزہ نہیں، تو کیا جانے مانس کا مزہ؟''



ڈھونڈو کا بس چلتا تو ہرگز نہ ہلتا اس جگہ سے، لیکن جھونو کی ضد نے اسے مجبور کر دیا۔

اس رات خواب میں اس کی آنکھوں پر کھیرے ہی کھیرے لہراتے رہے۔ پیٹ بھر نیند میں بڑے خرّاٹے لیے اس نے۔ دھوبی کی نیند خواب ہوگئی۔ دو بار اُٹھا۔

اگلی صبح بھی جب ڈھونڈو کپڑوں کی گٹھریاں لے کر گھاٹ کی طرف گیا تو پاؤں بار بار کھیت کی پگڈنڈی کی طرف مُڑ رہے تھے۔
دھوبی نے دھمکایا، ''اے ڈھونڈو! کہاں جا رہا ہے؟ آج کیا ہوا ہے تجھے؟''

دھوبی من ہی من سوچ رہا تھا، ''لوگ تو ساٹھ پر سٹھیاتے ہیں، یہ تو بارہ پر ہی بورا گیا ہے۔''



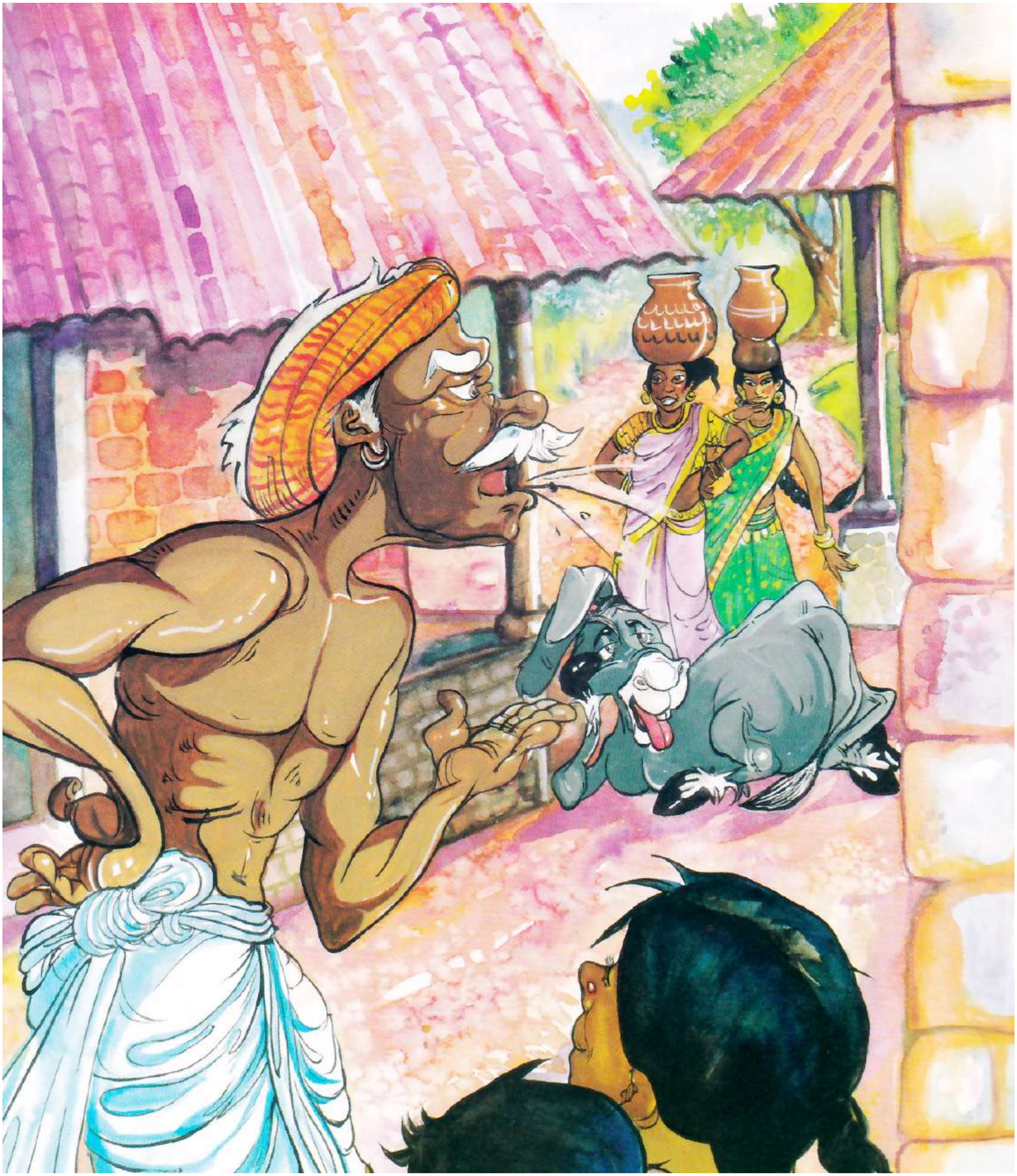
ایک بار پھر جب ڈھونڈو کے پاؤں ڈگمگائے تو دھوبی نے ڈانٹ کر کہا، ''ڈھونڈو! سیدھی طرح ندی کی راہ لے نہیں تو آج کھانا نہیں ملے گا۔''

''ہوں! کھانا نہیں ملے گا! کون کھاتا ہے تیرا چارا؟'' ڈھونڈو نے من ہی من سوچا۔ وہ تو انتظار میں تھا کہ شام ہو، رات آئے اور وہ جھونو کو لے کر پھر کھیرے کے کھیتوں میں پہنچ جائے۔

رات آئی اور ڈھونڈو جھونو کو پکار کے سیدھا کھیتوں کی طرف بھاگ لیا۔

''ہے جھونو! جھونو!''

جھونو حیران تھا۔ اس گدھے کو اتنا پُھرتیلا تو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ جب تک وہ پہنچا ڈھونڈو نے کھیت کا ایک کافی بڑا حصہ صاف کر دیا تھا۔



ڈھونڈو کے تو مزے آ گئے تھے۔ کافی جگہ صاف ہوگئی تھی، بس، وہیں لوٹ پوٹ ہونے کو جی کرنے لگا۔ بولا، ''کیسی چاندنی رات ہے دوست! اور بادل دیکھو! کیسے چاند کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہے ہیں۔ جھینگر کی آواز سنی... جیسے... جیسے تانپورا چھیڑ دیا ہو۔

جھونو! میرا تو گانے کا من کر رہا ہے۔''

جھونو نے چونک کر کہا، ''پاگل ہوگئے ہو کیا؟ کھیت کے رکھوالے لمبی نیند سو رہے ہیں۔ جاگ گئے تو ڈنڈوں سے دُھلائی کر دیں گے۔''

ڈھونڈو مستی میں آنکھیں چڑھا کے بولا، ''جھونو! میرا گانا سنیں گے تو سوتے سوتے سپنے دیکھنے لگیں گے ہاں... جیسے... جیسے فلم میں ہوتا ہے؟

فلم چل رہی ہے اور پیچھے سے سنگیت کی آواز آ رہی ہے،

بیگ گراؤنڈ میوزک!''



جھونو بولا، ''یہ تو سراسر چوری اُوپر سے سینہ زوری ہے۔ایک تو چوری سے ان کے کھیتوں میں گھُسے، چوری سے ان کے کھیرے کھائے، اُوپر سے ان کی نیند بھی خراب کردگے تو کیا زندہ چھوڑیں گے ہمیں؟''

ڈھونڈو بولا، ''تم فنکار کا من نہیں جانتے جھونو! جب گانے کو من ہو اور نہ گا پاؤ تو دم گھٹنے لگتا ہے، سانس بند ہونے لگتی ہے۔''

جھونو نے نرمی سے منانے کی کوشش کی، ''دوست! میں نے کبھی کہا نہیں تمھیں لیکن تمھاری آواز بھی کافی پھٹی پھٹی ہے دوست، شاید خراش رہتی ہوگی۔آج چلو، کسی اور دن گا لینا، کہیں اور چل کے۔''

لیکن ڈھونڈو کہاں ماننے والا تھا؟ بولا، ''تم جاؤ جھونو! اچھا گانا تمھاری قسمت میں نہیں۔ بندر کیا جانے ادرک کا سواد!''

یہ کہہ کہ اس نے گلا صاف کیا۔



جھونو تو ڈر کے دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ جیسے ہی ڈھونڈو نے رینگنا شروع کیا، جھونو وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔

چندا ماما چندا ماما
تجھے سکھا دوں سا، رے، گا، ما
سات سُروں کے گیت میرے
سن جا پیارے میت میرے
دیکھو دیکھو کھیروں کا کھیت
میٹھے رسیلے بھر لیں پیٹ
آؤ نیچے چھوڑو گگن
کھیرے کھائیں ہو جائیں مگن

ڈھونڈو کی بھدّی آواز سن کر کھیتوں کے رکھوالے جاگ گئے۔ لاٹھیاں اور ڈنڈے نکال کے دوڑے کھیتوں کی طرف۔ ایک چلّایا، ''اے رموا دیکھیو رے! کھیرے کے کھیتوں میں گدھے گھس آئیں ہیں ساید!''

ڈھونڈو کی آواز اتنی پھٹی تھی، اتنی پھٹی ہوئی تھی کہ لگتا تھا ایک نہیں، تین تین چار چار گدھے رینگ رہے ہیں۔ لوگوں کو آتے دیکھ کر ڈھونڈو نے سمجھا گانے کے شروتا اسے سننے کے لیے آ رہے ہیں۔

اس نے اور زور زور سے گانا شروع کر دیا۔

رکھوالوں نے پاس پہنچتے ہی آؤ دیکھا نہ تاؤ، بس لاٹھیاں اور ڈنڈے برسانا شروع کر دیے۔



ڈھونڈو حیران تو ہوا لیکن سِوائے مار کھانے کے اب کوئی چارا نہیں تھا۔ بہت لاٹھیاں پڑیں، بہت ڈنڈے کھائے۔ تکلیف تو ہوئی لیکن تکلیف اس بات کی زیادہ ہوئی کہ گاؤں والے سب ناقدرے نکلے، جھونو کی طرح۔

جھونو باڑ کے باہر انتظار کر رہا تھا۔ لنگڑاتا ہوا جب ڈھونڈو پہنچا تو اس نے بڑی ہمدردی سے کہا، ''یہ موسم گذر جانے دو دوست۔ جب بہار آئے گی تب گا لینا۔ جب تک زخم بھی بھر جائیں گے اور کھیرے کے کھیت بھی نہیں رہیں گے۔''

اب جب میں نے ڈھونڈو کو وہ ساری بات یاد دلائی تو میری بات سن کر وہ چُپ تو ہو گیا لیکن بولا، ''کرڑی چاچو! اگر ہمارا گانا اچھا نہیں لگتا تو سرگم سے ہمارے دونوں سُر نکال دو ــــــــ گا اور.....دھا۔ ہم گانے سے بیراگ لے لیں گے اور گاؤں والوں سے کہو، بس بیراگی گایا کریں، بغیر گا اور دھا کے۔''

یہ کہہ کہ ڈھونڈو روٹھا روٹھا سر نیچے کر کے گاؤں کی طرف چلا گیا۔



لغات

واتاورن	:	ماحول، فضا
سَپتک	:	سُر
مانساہاری	:	گوشت مچھلی کھانے والا
شروتا	:	سننے والا
باڑ		گھیرا

کرڑی کتھا آواز کے ساتھ اس لئے تیار کی گئی ہے کہ اس سے لوگوں میں کتاب پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ وہ نئے نئے لفظ کے ساتھ ان الفاظ کو بھی سیکھیں جو آہستہ آہستہ استعمال سے غائب ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم ایسے الفاظ دادی، نانی سے سنا کرتے تھے جیسے اتاوَلی یعنی جلدی، سبزہ یعنی... greenery یعنی ہریالی۔

زبانیں وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں۔ ہندستانی زبان میں اردو، ہندی اور انگریزی کی ملاوٹ تو ہے ہی دوسری صوبائی، علاقائی زبانیں بھی اس میں گھلتی جا رہی ہیں۔ ملک کے اتحاد اور نئے بھارت کی تعمیر کے لئے ہمیں اس کا سواگت کرنا چاہئے۔ فروری کے مہینے کو اگر ہم پھروری سیکھیں تو ٹھیک نہیں۔ ضروری ہے کہ الفاظ کے تلفظ کا فرق ہم خود سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں۔ جیسے 'ماں دوا کھانے گئی ہے' اور 'ماں دواخانے گئی ہے'، دو الگ الگ باتیں ہیں۔ خ اور کھ سے معنی بدل جاتے ہیں۔ جو لفظ اردو اور ہندی میں رائج ہو گئے ہیں انھیں سیکھ لینا اور استعمال کرنا زبان کی ترقی کرنا ہے۔

کتاب کے ساتھ آوازوں کا مقصد یہ ہے کہ لفظ پڑھ لینا ہی کافی نہیں، ان کا صحیح تلفظ سیکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ عام طور پر لوگ تصویریں دیکھتے ہیں اور ساتھ ہی ٹیپ سننے لگتے ہیں۔ دو تین بار اس عمل سے گزرنے کے بعد آہستہ آہستہ وہ کہانی پڑھنے بھی لگتے ہیں، ٹیپ کے ساتھ ساتھ۔

تصویریں دیکھو، ٹیپ سنو اور کہانی پڑھو

Some related Publications of National Council for Promotion of Urdu Language

Note : Special Concession for students and teachers



Introductory Urdu Vol. I
by
C.M. Naim
Pages : 345
Price : Rs 54/-



Introductory Urdu Vol. II
by
C.M. Naim
Pages : 373
Price : Rs 57/-



اردو کی کہانی
سید احتشام حسین
صفحات:104
قیمت:21روپے



اردو زبان کا جادو (جلد اول)
بی شاملا کماری
مترجم: پروفیسر ماہ جبین نجم
صفحات:205
قیمت:30روپے



اردو زبان کا جادو (جلد دوم)
بی شاملا کماری
مترجم: پروفیسر ماہ جبین نجم
صفحات:227
قیمت:33روپے



اردو تصویری لغت مع ہندی
بی شاملا کماری
مترجم: ڈاکٹر علی رفاد فتیحی
صفحات:152
قیمت:30روپے



ہندوستان کی کہانیوں کا خزانہ (حصہ اول)
شنکر
مترجم: خسرو متین
صفحات:104
قیمت:37روپے



ہندوستان کی کہانیوں کا خزانہ (حصہ دوم)
شنکر
مترجم: خسرو متین
صفحات:104
قیمت:37روپے